قانون وانصاف کمیشن آف پاکستان

قانونِ نکاح

نکاح پاکستان کے عائلی قوانین کے تحت نکاح کے وقت لڑکی (دلہن) کی کم از کم عمر 16 سال اور لڑکے (دولہا) کی عمر 18 سال ہونا ضروری ہے اور اسکا انعقاد گواہوں کی موجودگی میں ہونا اور ازاں بعد رجسٹر کرانا بھی لازمی ہے۔ نکاح رجسٹرار کا فرض ہے کہ نکاح فارم کے تمام کالم احتیاط سے پُر کرے مثلاً فریقین کے نام، ولدیت، عمر، پتہ، شادی سے قبل کی حیثیت جیسے کنوارا/کنواری یا رنڈوا/بیوہ یا طلاق دہندہ/مطلقہ (طلاق یافتہ)، زرمہر کی مقدار اور نوعیت، نان ونفقہ کی شرط (اگر کوئی عائد کی گئی ہو)، طلاقِ تفویض کی شرط (شوہر کا بیوی کو طلاق دینے کا حق تفویض کرنا) اور اسکے علاوہ کوئی اور شرط جو فریقین کی جانب سے عائد کی گئی ہو، فریقین اور گواہوں کی موجودگی میں متعلقہ کالم میں احتیاط سے لکھے تاکہ فریقین کے حقوق وفرائض کا صحیح طور پر تعین ہو اور نکاح نامہ میں درج طے شدہ شرائط کے حوالے سے کسی تنازعہ کی صورت میں فریقین میں سے کسی کی حق تلفی نہ ہو۔ نکاح نامہ کی ایک ایک کاپی دولہا اور دلہن دونوں کو دی جاتی ہے اور ایک کاپی رجسٹرار کے دفتر میں ریکارڈ کے طور پر محفوظ رہتی ہے۔ مسلم عائلی قوانین 1961ء کی دفعہ 5 کی رو سے نکاح کا رجسٹر کرانا ضروری ہے۔ رجسٹر نہ کرانے کی صورت میں نکاح انعقاد پذیر تو ہو جائے گا مگر قانون کی اس خلاف ورزی پر ایک ہزار روپیہ تک جرمانہ یا تین ماہ قید یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔

نکاح نامہ میں درج شدہ شرائط کی قانونی حیثیت نکاح نامہ میں درج شدہ شرائط پر قانونی طور پر عمل کروایا جاسکتا ہے۔ مثلاً نکاح نامہ میں اگر یہ درج ہو کہ دلہن کو منقولہ/غیر منقولہ جائیداد، زیورات، نقدی یا دیگر اشیاء دی گئی ہیں، لیکن بعد میں وہ اس سے انکار کردے تو بذریعہ قانونی کاروائی شرط مطلوبہ پر عمل کروایا جاسکتا ہے۔ اسی طرح خرچہ یا نان ونفقہ، حق مہر اور طلاق تفویض وغیرہ کے اندراجات پر بھی بذریعہ عدالتی کاروائی عمل کروایا جاسکتا ہے۔ نکاح نامہ ایک بہت ہی اہم قانونی دستاویز ہے۔ عام حالات میں اس میں ردوبدل ممکن نہیں البتہ اگر دورانِ تحریر اندراج میں غلطی ہو جائے یا کسی شرط کی وضاحت ضروری ہو تو اس کی درستگی ممکن ہے بشرطیکہ فریقین اور نکاح رجسٹرار ترمیم شدہ اندراج پر دستخط کردیں اور فارم کے خالی حصہ میں یہ درج کردیں کہ کون سے کالم میں درستگی کردی گئی ہے۔ ایسے نوٹ کے نیچے نکاح خوان اور فریقین کے دستخط لازمی ہیں۔ اسی طرح اگر نکاح نامہ میں کوئی ایسی شرط درج کی جائے جو قرآن وسنت یا ملکی قوانین کے خلاف ہو تو ایسی شرط کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہے۔ البتہ نکاح صحیح تصور ہوگا۔

نکاح میں درج خرچہ یا نان ونفقہ اور حق مہر میں اضافہ کی حیثیت نکاح نامہ میں درج شدہ خرچہ یا نان ونفقہ میں وقت کے ساتھ ساتھ شوہر کے ذرائع آمدن اور دیگر حالات کے پیش نظر اضافہ کیا جاسکتا ہے جس کا تعین بہر حال عدالت مجاز کرے گی لیکن حق مہر کی رقم میں اضافہ صرف شوہر کی رضامندی سے ہی ممکن ہے جس کیلئے نکاح نامہ میں دُرستگی کروانا ضروری نہیں ہے البتہ ایک دستاویز الگ سے تیار کرلینا بہتر ہے۔

غیر آبادی کی صورت میں بیوی کا حقِ نان ونفقہ

اللہ تعالیٰ کا اِرشاد ہے کہ عورتوں کا حق مردوں پر ویسا ہی ہے جیسے دُستور کے مطابق مردوں کا حق عورتوں پر ہے۔ مرد کی اُخلاقی اور قانونی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی استطاعت کے مطابق بیوی بچوں کی بود وباش اور نان ونفقے کا بندوبست کرے۔ اگر گھریلو ناچاقی کی وحہ سے حالات اِس نہج پر پہنچ جائیں کہ شوہر اپنی بیوی کو ہمراہ نہ رکھنا چاہے اور اُسے اپنے گھر سے نکال دے اور بیوی کو مجبوراً شوہر سے علیحدہ رہنا پڑے تو غیر آبادی کی اِس صورت کے دوران حرچہ کے تعین کیلئے عدالت کو درخواست دی جا سکتی ہے۔ عدالت ایسا کوئی فیصلہ کرتے وقت فریقین کے طرزِ عمل کو بھی پیشِ نظر رکھے گی۔ اگر ثابت ہو جائے کہ علیحدگی کے حالات شوہر کی زیادتی کی وحہ سے پیدا ہوئے ہیں تو حرچہ یا نان ونفقہ کی ادائیگی کی ذمہ داری اسی پر عائد کی جائے گی۔ نہ صرف بیوی بلکہ بچوں کے اِحراجات کی ذمہ داری بھی بقدرِ استطاعت شوہر پر عائد ہے۔ اگر وہ اس کی ادائیگی میں ناکام رہتا ہے یا جان بوجھ کر ادا نہیں کرتا تو بیوی حرچہ سابقہ وآئندہ کے تعین وادائیگی کیلئے عدالتی چارہ جوئی کر سکتی ہے۔

مزید معلومات کیلئے حسب ذیل پتے پر رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

ڈپٹی سیکریٹری۔ I

قانون وانصاف کمیشن آف پاکستان

فون نمبر 051-9214797

فیکس نمبر 051-9214416

ای میل ljcp@ljcp.gov.pk